خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

22 جولائی 1998ء | بدھ

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

بدھ 22 جولائی 1998ء 27 ربیع الاول 1419 ہجری 22 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 157

خدا کو یاد کرنے والا زندہ ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔ (بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"ایک پاک زندگی..... کے حصول کے لئے تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کے لئے کوشش کرے اور دوسری دعا کہ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے۔ تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجاوے اور چاہئے کہ اس طرح دعا میں لگا رہے۔ جب تک کہ وہ وقت آجاوے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسا چمکتا ہوا شعاع اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے اور اس کی کمزوریاں دور فرمائے اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے۔ کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ تیسرا طریق صحبت کاملین اور صالحین ہے۔ کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا روشن ہو سکتا ہے۔ غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں۔ جن کے اجتماع سے آخر کار فضل شامل حال ہو جاتا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 234)

محترمہ صاحبزادی امتہ المجید بیگم صاحبہ وفات پا گئیں

○ احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ صاحبزادی امتہ المجید بیگم صاحبہ بیگم مکرم بریگیڈیئر (ر) وقیع الزمان خان صاحب بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب 20۔ جولائی 1998ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کا جنازہ 22۔ جولائی بروز بدھ صبح ہوگا۔ احباب محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نماز جنازہ

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10۔ جولائی 98ء کو درج ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر

انس احمد صاحب ابن امتہ العزیز صاحبہ (چند روز قبل کار کے حادثہ میں وفات ہوئی)

جنازہ غائب

مکرم محمد ایوب اعظم صاحب ابن مکرم شیخ نیاز الدین صاحب۔ واہ کینٹ۔ آپ کو مورخہ 98-7-7 کو تین نامعلوم افراد نے حملہ کر کے شہید کر دیا۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان 1998ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان 31۔ جولائی تا 2۔ اگست 1998ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام پروگرام براہ راست نشر ہوں گے۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

جمعہ 31۔ جولائی 1998ء

7-25 شام لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب

7-30 شام افتتاحی اجلاس اور خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہفتہ یکم اگست 1998ء

3-45 دوپہر خواتین سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب

8-30 رات خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اتوار 2۔ اگست 1998ء

3-15 دوپہر انٹرنیشنل مجلس عرفان۔ انگریزی زبان میں مجلس سوال و جواب

5-00 شام عالمی بیعت

8-20 رات اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ : مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

○ اردو کلاس نمبر245 مورخہ 98-7-9 کو نشر ہوئی کی چیدہ چیدہ باتیں خصوصاً پیش خدمت ہیں۔ اردو کلاس کے ایک شیدائی امریکہ میں مقیم عدیل عبداللہ کی طرف سے اردو کلاس کو ایک تحفہ بھیجا گیا تھا جو مختلف اوقات میں نشر ہونے والی اردو کلاسز کی مختلف انداز سے لی گئی تصاویر پر مشتمل تھا۔ اردو کلاس کی روح رواں حضرت خلیفۃ المسیح کی تصویر نمایاں تھی نیز موٹا بچہ چھوٹا بچہ و دیگر مستقل شامل ہونے والے بچوں اور بچیوں کی تصاویر تھیں۔ عدیل عبداللہ کی طرف سے تحریر کردہ خط بھی حضور نے سنایا۔ جس میں اس نے اظہار کیا تھا کہ اردو کلاس دنیا بھر میں ٹیلی ویژن پروگراموں میں سب سے زیادہ مقبول ہے آج کی اردو کلاس میں حضور نے دنیا کے مختلف ملکوں سے بچوں کے بنائے ہوئے پھول اور پرندوں کی تصاویر اور مختلف چیزیں جو بچوں کے لئے دلچسپی کا موجب ہیں دکھائیں۔

آخر پر حضور نے فرمایا! "چار منٹ باقی ہیں اس لئے سب مل کر وہ معروف نغمہ "محبت کے نغمات گائیں گے ہم" گاتے ہیں۔

حضور کے پروگراموں میں ایک بات خاص طور پر نوٹ کرنے والی ہے کہ حضور پابندی وقت کو کس قدر ملحوظ رکھتے ہیں مورخہ 98-7-8 کو نشر ہونے والی ترجمہ" القرآن کلاس میں بھی حضور نے وقت دریافت فرمایا بتانے والے نے عرض کیا کہ چالیس سیکنڈ باقی ہیں اور حضرت صاحب نے چالیس سیکنڈز کا بھی بھرپور استعمال فرمایا۔ ان باتوں کو دیکھتے ہوئے " لا یضاع وقتہ کا الہام یاد آجاتا ہے۔ حضور نے عزیزہ شوکت کو نغمہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی تمام بچوں اور حضور نے بھی گنگنایا۔ نغمہ یہ تھا۔

محبت کے نغمات گائیں گے ہم
اخوت کی تانیں اڑائیں گے ہم

کدورت کی ہوں تلخیاں جس سے دور
وہ میٹھے ترانے سنائیں گے ہم

دلائل سے کثرت کو دیں گے شکست
کہ وحدت کا پرچم اڑائیں گے ہم

ایم ٹی اے کی رونق بڑھائیں گے ہم
یہ جشن مبارک منائیں گے ہم

حضور نے اس نغمہ کے سلسلہ میں فرمایا کہ ساری دنیا میں اس کو پسند کیا جا رہا ہے لوگ کہتے ہیں کہ اتنی پیاری آواز میں پڑھا گیا ہے کہ ہم اس کو سنتے ہوئے تھکتے نہیں۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ دو منٹ باقی ہیں اور ایک اور بچی کو نغمہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا اس نے بھی بڑے درد بھرے انداز میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پاکیزہ کلام کے دو بند پیش کئے۔

حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی

ہے پاک پاک قدرت عظمت ہے اس کی عظمت
لرزاں ہیں اہل قربت کرو بیوں پہ ہیبت

ہے عام اس کی رحمت کیونکر ہو شکر نعمت
ہم سب ہیں اس کی صنعت اس سے کرو محبت

غیروں سے کرنا الفت کب چاہے اس کی غیرت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

○ اردو کلاس ریکارڈ شدہ 97-2-21 مورخہ 98-7-13 کو نشر ہوئی کی چیدہ چیدہ باتیں خلاصۃً پیش خدمت ہیں۔ مکرم عثمان چینی صاحب سے گفتگو کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چین کے جنوب میں جہاں مسلمان آبادی ہے وہاں کے مقامی لوگوں میں ہمارا لٹریچر بہت مشہور ہو چکا ہے خدا کے فضل سے بہت کامیابی ہوئی ہے۔ ہمارے ایک نوجوان وہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں انہوں نے تجویز پیش کی۔ کہ ہمیں سیر کے لئے چھٹیاں ہوتی ہیں جہاں مرضی چلے جائیں۔ اگر آپ نے ہم سے دعوت الی اللہ کا کام لینا ہے تو میں ایسے علاقے چن لیتا ہوں جہاں آپ مجھے بھجوائیں میں وہاں رہ کر کام کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے دورہ کیا اور بہت اچھی رپورٹ دی جہاں بھی گئے۔ ایک بھی جگہ نہیں جہاں احمدیت سے واقفیت نہ ہو۔ اور سارے کہتے ہیں جو قرآن کریم کا ترجمہ جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے اس کا تو جواب ہی نہیں اور ایک بوڑھے نے بتایا کہ دیکھو میرے پاس تو تھا نہیں کوشش کی مگر مجھے ملا نہیں۔ کسی اور سے لے کر اپنے ہاتھ سے لکھا سارا تو نہیں لکھ سکا مگر جگہ جگہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ انہیں محبت ہے دین سے ہماری کتابوں کی بہت تعریف کرتے ہیں کہتے ہیں حیرت انگیز کتابیں ہیں۔ حضرت صاحب نے عثمان چینی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

ہماری تجویز تھی کہ زیادہ قرآن کریم شائع کریں اس کا کیا بنا؟ اس کا انتظام ہونا چاہئے بڑی پیاس ہے ہمارا دوسرا لٹریچر بھی شائع کریں۔ احمدیت کی زمین تیار ہو رہی ہے بیج ابھی پوری طرح نہیں پڑا۔

چین سے ایک صاحب نے حضور کی خدمت میں خط لکھا اور ایک کتاب کی بہت تعریف کی کہتے تھے یہ کتاب دیکھ کر احمدیت کی سچائی مرے دل میں گھر کر گئی ہے۔"

اسی نشست میں ایک بچی نے حضرت مصلح موعود کے کلام کے چند اشعار سنائے۔

اللہ کے پیاروں کو تم کیسے برا سمجھے
خاک ایسی سمجھ پر ہے سمجھے بھی تو کیا سمجھے

سیدنا حضرت مصلح موعود کے متعلق فرمایا کہ فی البدیہہ شعر کہہ دیتے تھے ایک دفعہ بمبئی جا رہے تھے آپ کے اہل خانہ اور بعض عزیز بھی ساتھ تھے راستے میں آپ نے ایک بہت اچھا نظارہ دیکھا تو فی البدیہہ شعر کہے۔

دیکھ ری بیٹی دیکھ ری مائی
دیکھ ری میری ماں کی جائی

حسن و جمال کی چادر اوڑھے
اس دنیا میں جنت آئی

○ اردو کلاس ریکارڈ شدہ 98-7-17' 98-7-19 کو ایم ٹی اے پر نشر ہوئی۔ کلاس کے آغاز میں اسماعیل آڈو صاحب آف غانا المعروف بڑا بچہ کے بیٹے عمران کو حضور نے سینے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت منشی اروڑے خانصاحب کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ عاشقانہ اور والہانہ انداز کا محبت بھرے انداز سے تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

منشی اروڑے خانصاحب کو حضرت مسیح موعود سے بہت محبت تھی۔ ایک دفعہ منشی صاحب ایک مخالف کے جلسے میں چلے گئے۔ اس نے حضرت مسیح موعود کی شان میں بہت گستاخی کی مولوی صاحب کے مریدوں نے منشی صاحب کی طرف دیکھا کہ ان پر اس کی گفتگو کیا اثر پڑا ہے۔ منشی صاحب نے کہا یہ مولوی ساری عمر تقریریں کرتا پھرے اس کا مجھ پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ میں نے وہ منہ دیکھا ہوا ہے وہ منہ جھوٹوں کا منہ تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ سب سے بڑی دلیل ہے جو منشی صاحب نے دی۔ نیز فرمایا منشی صاحب کو بچوں سے بہت محبت تھی سارے قادیان کے بچے ان کا انتظار کیا کرتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ بٹالہ سے پیسے تڑوالیا کرتے تھے بچے جو ان کے گرد اکٹھے ہوتے تو ان کو پیسہ پیسہ دیتے تھے حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو بھی دیتے ہوں گے کیونکہ آپ منشی صاحب کی بہت قدر کرتے تھے ایک دفعہ ان کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کو پیغام بھجوایا۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو اتنے اچھے لگتے تھے کہ حضرت مسیح موعود کے کوٹ کا دامن پکڑ کر کھینچ کر لائے حضرت مسیح موعود نے ہنس کر فرمایا۔

منشی جی آپ کے پیارے بڑے سخت ہیں۔

قادیان بڑی کثرت سے آیا کرتے تھے چھوٹے سے بہانے پر قادیان دوڑے آتے تھے بعض دفعہ تو صرف ایک جھلک دیکھ کر واپس چلے جایا کرتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان کو اتنا عشق تھا کہ اس کی بہت کم مثال دنیا میں ہوتی ہے۔

فرمایا:۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کالج میں پڑھتے تھے ان کے ابا نے کہا شادی کر لو۔ انہوں نے جواب دیا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیونکہ ابھی میں کالج میں پڑھ رہا ہوں ڈاکٹر صاحب کے والد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ کہلوایا فوراً ہاں کر دی۔ باپ کو پتہ تھا کہ بیٹے سے بات منوانی ہو تو مسیح موعود کے ذریعہ کہلوائی جائے تو بات مانی جائیگی یہ تعلقات تھے حضرت مسیح موعود کے ساتھ رفقاء کے۔

اس کلاس میں اوکاڑہ کی ایک بچی کی بھجوائی ہوئی اردو کلاس کے متعلق نظم بھی حضور نے پڑھ کر سنائی جس میں اردو کلاس کے ساتھ محبت کا تذکرہ تھا گو الفاظ کی بندش واجبی سی تھی بلکہ نظم سے زیادہ نثر تھی مگر دربار امامت میں ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو شرف پذیرائی نصیب ہوا۔ سب حاضرین و ناظرین نے خوب حظ اٹھایا۔

ایک بچی نے حضرت مصلح موعود کا کلام ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

آ آ کہ تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں
آ آ کہ تجھے سینہ سے ہم اپنے لگائیں

تو آئے تو ہم تجھ کو سر آنکھوں پہ بٹھائیں
جاں نذر میں دیں تجھ کو تجھے دل میں بسائیں

ہیں مغرب و مشرق کے تو معشوق ہزاروں
بھاتی ہیں مگر آپ کی ہی مجھ کو ادائیں

رحمت کی طرف اپنی نگہ کیجئے آقا
جانے بھی دیں کیا چیز ہیں یہ میری خطائیں

آخر پر عبیداللہ علیم صاحب کا کلام سنایا گیا جس کے متعلق حضرت صاحب نے فرمایا اس نظم کا ہر شعر بہت گہرا اور مشکل ہے خواب کی حالت میں کہی ہوئی نظم ہے ایسی نظم ہے جو بڑے بڑے شاعروں کو بھی حقیقت میں سمجھ نہیں آسکتی اس کی گہرائی میں اترنا مشکل ہے۔ یہ ہے عبیداللہ علیم

تمہارے بعد بھی کچھ دن ہمیں سہانے لگے
پھر اس کے بعد اندھیرے دیئے جلانے لگے

نجانے کون سے سیارے کا مکین تھا رات
کہ یہ زمین و زماں سب مجھے پرانے لگے

بس ایک خواب کے مانند یہ غزل میری
بدن سنائے اسے روح گنگنانے لگے

ہزاروں سال کے انساں کا تجربہ ہے جو شعر
تو پل میں کیسے کھلے وہ جسے زمانے لگے

☆......☆......☆......☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسوۂ حسنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

آپ کی طبیعت نہایت ہی سادہ تھی۔ کسی دکھ پر گھبراتے نہیں تھے۔ اور کبھی کسی خواہش سے حد سے زیادہ متاثر نہیں ہوتے تھے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد اور بچپن میں ہی آپ کی والدہ فوت ہو گئی تھیں۔ ابتدائی آٹھ سال آپ نے اپنے دادا کی نگرانی میں گزارے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے چچا ابو طالب کی ولایت میں پرورش پائی۔ چچا کا خونی رشتہ بھی تھا۔ اور ان کے والد نے بھی مرتے وقت رسول کریم ﷺ کے حق میں خاص طور پر وصیت فرمائی تھی اس لئے وہ رسول کریم ﷺ سے خاص طور پر محبت بھی رکھتے تھے اور آپ کا خیال بھی رکھتے تھے لیکن چچی میں نہ وہ شفقت کا مادہ تھا نہ خاندانی ذمہ داریوں کا احساس، جب گھر میں کوئی چیز آتی تو بسا اوقات وہ اپنے بچوں کو پہلے دیتیں اور رسول کریم ﷺ کا خیال نہ رکھتیں۔ ابو طالب گھر میں آتے تو بجائے اس کے کہ اپنے چھوٹے بھتیجے کو روتا ہوا یا گلہ کرتا ہوا پاتے وہ دیکھتے کہ ان کے بچے تو کوئی چیز کھا رہے ہیں لیکن ان کا چھوٹا سا بھتیجا کوہِ وقار بنا ایک طرف بیٹھا ہے۔ چچا کی محبت اور خاندانی ذمہ داریاں ان کے سامنے آ جاتیں، وہ دوڑ کر اپنے بھتیجے کو بغل میں لے لیتے اور کہتے میرے بچے کا بھی تو خیال کرو، میرے بچے کا بھی تو خیال کرو۔ ایسا اکثر ہوتا رہتا تھا۔ مگر دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کبھی شکوہ کیا نہ آپ کے چہرہ پر کبھی ملال ظاہر ہوا۔ نہ اس وجہ سے کبھی چڑچڑاپن پیدا ہوا۔ نہ اپنے چچیرے بھائیوں سے رقابت پیدا ہوئی۔ چنانچہ آپ کی زندگی بتاتی ہے کہ کس طرح آپ نے بعد کے بدلے ہوئے حالات میں حضرت علیؓ اور حضرت جعفرؓ کو اپنی تربیت میں لے لیا اور ہر طرح سے ان کی بہتری کی تدابیر کیں۔

رسول کریم ﷺ کی زندگی دنیوی طور پر بھی نہایت ہی تلخ طور پر گزری ہے۔ پیدائش سے پہلے ہی اپنے والد کی وفات پھر والدہ اور دادا کی یکے بعد دیگرے وفات۔ پھر جب شادی ہوئی تو آپ کے بچے متواتر فوت ہوتے چلے گئے اس کے بعد پے در پے آپ کی کئی بیویاں فوت ہوئیں۔ جن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی باوفا اور خدمتگزار بیوی بھی تھیں۔ مگر آپ نے ان مصائب کو خوشی سے برداشت کیا اور ان غموں نے نہ آپ کی کمر توڑی نہ آپ کی خوش مزاجی پر کوئی اثر ڈالا۔ دل کے زخم کبھی آنکھوں سے نہیں پھوٹے۔ چہرہ ہر ایک کے لئے بشاش رہا اور شاذ و نادر ہی کسی موقع پر آپ نے اس درد کا اظہار کیا۔ ایک دفعہ ایک عورت جس کا لڑکا فوت ہو گیا تھا اپنے لڑکے کی قبر پر ماتم کر رہی تھی۔ رسول کریم ﷺ وہاں سے گزرے تو آپ نے فرمایا۔ اے عورت صبر کر۔ خدا کی مشیت ہر ایک پر غالب ہے۔ وہ عورت رسول کریم ﷺ کو پہچانتی نہ تھی اس نے آگے سے جواب دیا جس طرح میرا بچہ مرا ہے تمہارا بچہ بھی مرتا تو تمہیں معلوم ہوتا کہ صبر کیا چیز ہے۔ رسول کریم ﷺ صرف یہ کہہ کر وہاں سے آگے چل پڑے۔ ایک نہیں میرے سات بچے فوت ہو چکے ہیں۔ پس اس قسم کے موقع پر اتنا اظہار تھا جو رسول کریم ﷺ اپنے گزشتہ مصائب پر کبھی کر دیتے تھے۔ ورنہ بنی نوع انسان کی خدمت میں کوئی کوتاہی ہوئی۔ نہ آپ کی بشاشت میں کوئی فرق آیا۔

تحمل

تحمل آپ میں اس قدر تھا کہ اس زمانہ میں بھی کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بادشاہت عطا فرما دی تھی۔ آپ ہر ایک کی بات سنتے اگر وہ سختی بھی کرتا تو آپ خاموش ہو جاتے اور کبھی سختی کرنے والے کا جواب سختی سے نہ دیتے۔ مسلمان رسول کریم ﷺ کو آپ کے نام کی بجائے آپ کے روحانی درجہ سے پکارتے تھے یعنی یا رسول اللہ کہہ کر بلاتے تھے غیر مذاہب کے لوگ ایشیائی دستور کے مطابق آپ کا ادب اور احترام اس طرح کرتے تھے کہ بجائے آپ کو محمدؐ کہہ کر بلانے کے ابو القاسم کہہ کر بلاتے تھے۔ جو آپ کی کنیت تھی (ابو القاسم کے معنے ہیں قاسم کا باپ۔ قاسم آپ کے ایک بیٹے کا نام تھا) ایک دفعہ ایک یہودی مدینہ میں آیا اور اس نے آپ سے آ کر بحث شروع کر دی۔ بحث کے دوران میں وہ بار بار کہتا تھا۔ اے محمدؐ بات یوں ہے۔ رسول کریم ﷺ بغیر کسی انقباض اس کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ مگر صحابہؓ اس کی یہ گستاخی دیکھ کر بے تاب ہو رہے تھے۔ آخر ایک صحابیؓ سے نہ رہا گیا اور اس نے یہودی سے کہا کہ خبردار آپ کا نام لے کر بات نہ کرو تم رسول اللہؐ نہیں کہہ سکتے تو کم سے کم ابو القاسم کہو۔ یہودی نے کہا میں تو وہی نام لوں گا جو ان کے ماں باپ نے ان کا رکھا تھا۔ رسول کریم ﷺ مسکرائے اور اپنے صحابہؓ سے کہا دیکھو یہ ٹھیک کہتا ہے میرے ماں باپ نے میرا نام محمدؐ ہی رکھا تھا جو نام یہ لینا چاہتا ہے اسے لینے دو اور اس پر غصہ کا اظہار نہ کرو۔

آپ جب باہر کام کے لئے نکلتے تو بعض لوگ آپ کا رستہ روک کر کھڑے ہو جاتے اور اپنی ضرورتیں بیان کرنی شروع کر دیتے۔ جب تک وہ لوگ اپنی ضرورتیں بیان نہ کر لیتے آپ کھڑے رہتے جب وہ بات ختم کر لیتے تو آپ آگے چل پڑتے۔ اسی طرح بعض لوگ مصافحہ کرتے وقت دیر تک آپ کا ہاتھ پکڑے رکھتے۔ گو یہ طریق ناپسندیدہ ہے اور کام میں روک پیدا کرنے کا موجب ہے مگر رسول کریم ﷺ کبھی ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے بلکہ جب تک وہ مصافحہ کرنے والا آپ کے ہاتھ کو پکڑے رکھتا آپ بھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رہنے دیتے۔ ہر قسم کے حاجتمند آپ کے پاس آتے اور اپنی حاجتیں پیش کرتے۔ بعض دفعہ آپ مانگنے والے کو اس کی ضرورت کے مطابق کچھ دے دیتے تو وہ اپنی حرص سے مجبور ہو کر اور زیادہ کا مطالبہ کرتا اور آپ پھر بھی اس کی خواہش کو پورا کر دیتے۔ بعض دفعہ لوگ کئی دفعہ مانگتے چلے جاتے اور آپ ان کو ہر دفعہ کچھ نہ کچھ دیتے چلے جاتے۔ جو شخص خاص طور پر مخلص نظر آتا اسے اس کے مانگنے کے مطابق دے دینے کے بعد صرف اتنا فرما دیتے کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم خدا پر توکل کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک مخلص صحابی نے متواتر اصرار کر کے آپ سے کئی دفعہ اپنی ضرورتوں کے لئے روپیہ مانگا۔ آپ نے اس کی خواہش کو تو پورا کر دیا۔ مگر آخر میں فرمایا سب سے اچھا مقام تو یہی ہے کہ انسان خدا پر توکل کرے۔ اس صحابی کے اندر اخلاص تھا اور ادب بھی تھا جو کچھ وہ لے چکا ادب سے اس نے واپس نہ کیا لیکن آئندہ کے متعلق اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میری آخری بات ہے اب میں آئندہ کسی سے کسی صورت میں بھی سوال نہیں کروں گا۔ ایک دفعہ جنگ ہو رہی تھی غضب کا معرکہ پڑ رہا تھا۔ نیزے پھینکے جا رہے تھے۔ تلواریں کھناکھٹ گر رہی تھیں کھوے سے کھوا چل رہا تھا۔ سپاہی پر سپاہی ٹوٹا پڑ رہا تھا کہ اس صحابی کے ہاتھ سے اس وقت جبکہ وہ دشمن کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے کوڑا گر گیا۔ ایک ہمراہی پیدل سپاہی نے اس خیال سے کہ اگر افسر نیچے اترا تو ایسا نہ ہو کہ کوئی نقصان پہنچ جائے جھک کر کوڑا اٹھانا چاہا، تاکہ ان کے ہاتھ میں دیدے۔ اس صحابی کی نظر اس سپاہی پر پڑ گئی اور انہوں نے کہا اے میرے بھائی تجھے خدا ہی کی قسم تو کوڑے کو ہاتھ نہ لگا یہ کہتے ہوئے وہ گھوڑے سے کود پڑے اور کوڑا اٹھا لیا پھر اپنے ساتھی سے کہا میں نے رسول کریم ﷺ سے اقرار کیا تھا کہ میں کسی سے سوال نہیں کروں گا۔ اگر میں کوڑا تمہیں اٹھانے دیتا تو گو میں نے اس کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا تھا۔ لیکن اس میں کیا شبہ تھا کہ زبان حال سے یہ سوال ہی بن جاتا اور ایسا کرنا مجھے وعدہ خلاف بنا دیتا گو یہ جنگ کا میدان ہے مگر میں اپنا کام خود ہی کروں گا۔

انصاف

انصاف اور عدل آپ کے اندر اتنا پایا جاتا تھا کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ عربوں میں لحاظ داری اور سفارشوں کا قبول کرنا ایک عام مرض تھا۔ عرب کا کیا ذکر ہے اس زمانہ کے متمدن ممالک میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ بڑے آدمیوں کو سزا دیتے وقت جھجکتے ہیں اور غریبوں کو سزا دیتے وقت نہیں گھبراتے۔ ایک دفعہ ایک مقدمہ آپ کے پاس آیا۔ ایک بہت بڑے خاندان کی کسی عورت نے کسی دوسرے کے مال کو ہتھیا لیا تھا۔ جب حقیقت کھل گئی تو عربوں میں بڑا ہیجان پیدا ہو گیا کیونکہ ایک بہت بڑے معزز خاندان کی ہتک ہوتی انہیں نظر آئی انہوں نے چاہا کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے یہ درخواست پیش کریں کہ اس عورت کو معاف کر دیا جائے اور تو کسی شخص نے جرات نہ کی، لیکن رسول کریم ﷺ کے عزیز اسامہؓ بن زید کو لوگوں نے چنا اور انہیں مجبور کیا کہ وہ رسول کریم ﷺ سے اس عورت کی سفارش کریں۔ اسامہ نے رسول کریم ﷺ سے بات شروع ہی کی تھی کہ آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے فرمایا۔ اسامہ یہ کیا کہہ رہے ہو، پہلی قومیں اسی طرح تباہ ہوئیں کہ وہ بڑوں کا لحاظ کرتی تھیں۔ اور چھوٹوں پر ظلم کرتی تھیں۔ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ اور میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی اس قسم کا جرم کرتی تو میں اسے سزا دیئے بغیر نہ رہتا۔ بدر کی جنگ میں جب حضرت عباسؓ قید ہوئے تو ان کے کراہنے سے آپ کو تکلیف محسوس ہوئی لیکن جب صحابہؓ نے آپ کی تکلیف دیکھ کر حضرت عباسؓ کے ہاتھوں کی رسیاں کھول دیں اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات معلوم ہو گئی تو آپ نے فرمایا جیسے میرے رشتہ دار ویسے ہی دوسروں کے رشتہ دار تو میرے چچا عباسؓ کو بھی پھر رسیوں سے باندھ دو اور یا سارے قیدیوں کی رسیاں کھول دو۔ صحابہ کو چونکہ رسول کریم ﷺ کی تکلیف کا احساس تھا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم پہرہ سختی سے دے لیں گے۔ لیکن سب قیدیوں کی رسیاں ہم کھول دیتے ہیں چنانچہ سب قیدیوں کی رسیاں انہوں نے کھول دیں۔

آپ انصاف کا خیال جنگ کے موقع پر بھی رکھتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے کچھ صحابہؓ کو باہر خبر رسانی کے لئے بھجوایا۔ دشمن کے کچھ آدمی

باقی صفحہ 7 پر

جس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 115)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع نون

ٹی آئی کالج کے پرنسپل سے

قسط دوم آخر

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث تک

حسن واحسان کی یادیں

ہم تو پہلے سے بھی زیادہ مؤدب اور محتاط ہو گئے کہ جس مقام پر آپ متمکن ہوئے تھے۔ اس کا تقاضا یہی تھا۔ مگر ادھر سے نوازشات کریمانہ کا یکطرفہ بہاؤ پہلے سے بھی زیادہ تیز ہو گیا۔ ہفتے میں ایک دفعہ اراضیات کی دیکھ بھال کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ اور مجھے بھی ہر بار ہمرکابی کا شرف عطا فرماتے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اگر ربوہ میں موجود ہوتے تو ہمراہ ہوتے۔ ایک روز نصرت آباد کی زمینوں پر پھرتے پھرتے بہت دور نکل گئے وہاں ایک میں ہی ساتھ اکیلا تھا۔ ایک احمدی نے پنجابی کی نظم۔ "او قادئیں والیا سائیاں" آپ کو مخاطب کر کے بڑے مؤثر انداز میں ترنم سے پڑھی۔ وہ منظر بھی بڑا دلکش تھا کہ اب تک نہیں بھولا۔ پڑھنے والے نے ایسے سوز سے اشعار پڑھے کہ گویا کلیجہ نکال کے پیش کر دیا۔ ایک روز آپ نے نصرت آباد میں بہت شکار کیا۔ سیروں وزن کے پرندے تھے۔ ایک پلاسٹک کے بڑے تھیلے میں خادم کی تحویل میں دے دیئے گئے۔ کھادر فیڈر نہر کی پٹڑی پر قافلہ آرہا تھا۔ میں حضرت صاحب کی کفش برداری کے لئے آپ ہی کی گاڑی میں سوار تھا۔ جب پختہ سڑک پر پہنچے تو میں نے عرض کیا اجازت ہو تو میں یہیں سے سرگودھا کی بس میں واپس چلا جاؤں۔ فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ قافلہ رک گیا۔ اور میں دست بوسی کر کے اور آداب بجا لا کر ویگن سے اترا تو بلایا "نون" میں گاڑی کے پاس آیا تو فرمایا۔ یہ شکار تمہارے لئے ہے۔ میں نے عرض کیا "جی سارا" فرمایا "ہاں سارا" پکڑ لو میں نے شکریہ ادا کیا۔

میں سمجھا کہ قافلہ روانہ ہو رہا ہے۔ گاڑی سے ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ فرمایا "نون" ادھر آؤ میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا اپنی بیوی سے کہنا اس کا پلاؤ پکائیں۔ اور دیکھو سب نے ربوہ کی طرف منہ کر کے کھانا ہوگا۔

اے کاش مجھے اتنی عقل و دانش ہوتی جتنی عبدالاحد خان صاحب کو تھی۔ ہر بار طلب فرمانے پر قربانت شوم قربانت شوم کہتے ہوئے حاضر ہوتا۔ اب اس لفظ "نون" کو سننے کو کان ترستے ہیں۔ اور میرا دل حسرتوں کا ایک مزار ہے۔

اے کاش میری غفلتوں اور کوتاہیوں اور بداعمالیوں پر عفو کی لکیر پھرتے ہوئے میرا عفو، غفور اور رحیم اور ذرہ نواز آسمانی آقا مجھے اس برگزیدہ اور محبوب الٰہی کے قدموں میں جگہ دے دے اور وہ پھر مجھے "نون" کہہ کر پکاریں اور میں "قربانت شوم" "قربانت شوم" کہتا۔ آپ سے اس طرح لپٹ جاؤں جیسے ایک بچہ وفور محبت وعشق سے اپنے مہربان باپ سے لپٹ جاتا ہے۔

مجسم دعا

میرا نواسہ اور برادرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کا پوتا 24 دن کا تھا۔ برادرم حافظ صاحب نے "امری عبیدی" نام رکھا تھا۔ وہ روز پیدائش ہی سے لاغر تھا پھر تو روز بروز اس کی صحت گرنے لگی 20 روز کا ہوا تو PAF ہسپتال سرگودھا میں داخل کرا دیا گیا۔ ڈاکٹروں نے ہر ممکن کوشش کی مگر ہر لمحہ اس کی صحت بگڑتی چلی گئی بالآخر ڈاکٹر حافظ صاحب خود بھی اور ان کی بیگم صاحبہ جو خود ماہر لیڈی ڈاکٹر ہیں اور ہسپتال کا ماہر ڈاکٹر سبھی عاجز آ گئے بچہ آکسیجن ٹینٹ میں تھا۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر صاحبہ گھبرا کر کمرے سے باہر نکل آئیں۔ اور میری بیوی کو کہا کہ تم حوصلے والی ہو تم اس کے پاس بیٹھو۔ اور اس کی حالت حد درجہ تشویشناک ہو گئی تھی۔ میں شام کے وقت گھر آیا تو میں نے اسلام آباد حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کی گزارش کرنے کے لئے فون کیا۔

پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے جواب دیا کہ اس وقت اوپر کوئی پیغام نہیں بھیجا جا سکتا کل ڈاک کے ساتھ ہی حضرت صاحب کو اطلاع دی جائے گی۔ میں جو پہلے ہی دل گرفتہ تھا۔ اس جواب سے زیادہ ہی پریشان ہوا۔ مگر قربان جاؤں اپنے خالق اور مالک کے جس نے نہ معلوم کیسے میری گزارش حضرت صاحب کے کانوں تک پہنچا دی۔ اور صرف چند منٹ بعد حضرت صاحب کی طرف سے مجھے فون آیا کہ بچہ کی عمر کتنی ہے۔ اور اسے بیماری کیا ہے ہم نے عرض کیا عمر 24 دن ہے۔ اور پانی کا قطرہ اس کے جسم میں نہیں ہے۔

ہم کیا جانیں حضرت صاحب کو کیسے ہماری حالت سے اطلاع ہوئی۔ نہ ہمیں معلوم ہوا کہ میرا فون نمبر کس نے بتایا۔ اس فون کی واپسی سے ہماری جان میں جان آئی۔ اسی رات کو بچہ سنبھل گیا صبح وہ آکسیجن ٹینٹ سے باہر پڑا کھیل رہا تھا۔ ڈاکٹر حیران تھے۔ تیمارداروں کو اس رحمت کے نشان کا پس منظر بتایا۔ پھر ڈاکٹروں سے بھی کیا چھپانا تھا۔ اسی صبح ہم ہنستے کھیلتے بچے کو خوشی خوشی گھر لے آئے۔ اور روز بروز امری عبیدی کی صحت قابل رشک ہوتی گئی۔

ہم بچپن سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا یہ کلام پڑھتے رہے تھے۔

ہر آن ترا حکم تو چل سکتا ہے مولیٰ
وقت آ بھی گیا ہو تو وہ ٹل سکتا ہے مولیٰ
تقدیر یہی ہے تو یہ تقدیر بدل دے
تو مالک تحریر ہے تحریر بدل دے

جب ہم سب نے محسوس کیا کہ اس عزیز کا وقت مرگ آ چکا ہے اور اب تقدیر سامنے دکھائی دے رہی تھی۔ تو اس بندہ مضطرہاں اس محبوب الٰہی کی مناجات درگہ الٰہی میں پہنچی مقبول ہوئی۔

اور وقت ٹل گیا تقدیر بدل گئی اور مالک تحریر نے تحریر بھی بدل دی۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

یہ Return Call کیا شئے ہے مجھے نامور جرنیل عبدالعلی ملک صاحب نے بتایا کہ انہیں دل کا دورہ پڑا اور راولپنڈی کے امراض قلب کے ہسپتال میں داخل کر دیئے گئے۔ اسی روز ساتھ والے کمرے میں ایک دریدہ دھن بھی داخل ہسپتال ہوا۔ جرنیل صاحب بتاتے تھے کہ ان کی بیگم صاحبہ تو فون پر بیٹھ گئیں اور حضرت امام سوئم کی خدمت میں درخواست دعا کرتی رہیں۔ ادھر بھی اضطرار پیدا ہوا۔ اور پھر دن میں تین بار حضرت صاحب خود جرنیل صاحب کی خیریت دریافت فرماتے۔ جرنیل صاحب کو ایوان امامت کے اس رد عمل سے یقین ہو گیا۔ کہ اب کوئی خطرہ نہیں رہا۔ چنانچہ وہ تو صحت یاب ہو کر شاداں و فرحاں اپنے گھر لوٹ آئے۔ لیکن اس بدزبان دشمن کی میت داخلے کے دوسرے روز ہی وہاں سے نکلی۔

میں نے بغیر ترتیب کے اپنی خوش بختی کے کچھ ایسے واقعات کی روئیداد تحریر کی ہے۔ جو میرے ذہن میں تازہ ہیں۔

کتنی بے ربط تھی عشق کی گفتگو
جب مرتب ہوئی داستان ہو گئی

مجھے تو یہ بھی علم نہیں کہ یہ "داستان" ہوئی بھی ہے کہ نہیں۔

الوداعی ملاقات

1982ء کی سخت گرمی کے دن تھے۔ تاریخ اور مہینہ یاد نہیں۔ میں کسی کام سے راولپنڈی گیا ہوا تھا۔ مغرب کے وقت اسلام آباد کوٹھی واقع شالیمار 8/3 پہنچا جہاں حضرت صاحب فروکش تھے۔ مجھے دیکھتے ہی پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے فرمایا اس وقت ملاقات نہیں ہو گی۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو کوئی درخواست ہی نہیں کی۔ میں نماز باجماعت ادا کرنے کی غرض سے حاضر ہوا تھا۔ حضرت صاحب نماز سے فارغ ہو کر سیڑھیوں پر اوپر تشریف لے جاتے ہوئے صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کو ارشاد فرمانے لگے "نون" کو اوپر بھیج دینا چنانچہ میں اوپر گیا تو دوسری منزل کی شمال مشرقی جانب ایک کمرے میں ملاقات ہوئی۔ ان دنوں سرگودھا کی انتظامیہ ایک مسئلے پر زیادہ ہی ذکی الحس بنی بیٹھی تھی۔ جس کا مجھے علم تھا۔ آپ کی خدمت میں اس کی تفصیل میں نے عرض کی تو اسی سلسلے میں مجھے ہدایات دے کر ارشاد فرمایا۔

کہ پرسوں تک مجھے فون پر رپورٹ دینا۔ اور دیکھنا اوپر کے فون پر۔ نہ کہ پرائیویٹ سیکرٹری کے نمبر پر اور پھر تاکید فرمائی۔ کہ گھر سے کوئی فون اٹھائے تو کہنا میں نے "ناصر احمد" سے ہی بات کرنا ہے۔ ایک ہی دن میں وہ مسئلہ تو اللہ کے فضل سے بخوبی حل ہو گیا مگر میں آپ کی اس نوازش خسروانہ پر بے حد مسرور تھا۔ پھر جب آپ کی توجہ اور دعاؤں سے کامیابی ہوئی۔ تو میں نے حسب الحکم اوپر گھر میں فون کیا۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے ریسیور اٹھایا۔ اور ساتھ ہی کہا کہ بات مجھے بتا دو مجھے اس کی اجازت عطا ہو چکی ہے۔ چنانچہ میں نے مفصل رپورٹ عرض کر دی۔ جو آپ کی خوشنودی کا موجب بنی۔

آج یادوں کا کارواں ایسا چل پڑا ہے کہ کہیں پڑاؤ ہی نہیں کرتا۔ میری یہی خواہش بھی ہے کہ یہ یادیں تازہ رہیں۔ کبھی محو نہ ہوں اگرچہ ان کے ساتھ محرومیوں اور اداسیوں کا بھی ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ چمٹا ہوا ہے۔ اور اس سے دل غم و اندوہ سے بھر جاتا ہے۔ پر مقام شکر ہے کہ ہمیں اللہ نے بے سہارا نہیں چھوڑا۔ یہ اس کا کرم بے حساب کہ بقول ثاقب بھائی کے۔

ثاقب یہ کرم بھی کیا کم ہے ناصر جو لیا طاہر بخشا
ورنہ دیوانے مر جاتے سر ٹکرا کر دیواروں سے

مگر میرا وہ درد آشنا بھی برسوں سے سات سمندر پار جا بیٹھا ہے لوگ ہر سال جاتے ہیں چشمہ آب بقا سے براہ راست سیراب ہوتے ہیں۔ میں شکستہ پر اس سے بھی محروم ہوں۔ اور اہل مغرب کو مخاطب ہو کر کہتا رہتا ہوں۔

دیار مغرب کے رہنے والو تمہیں مبارک ہو پاس رہنا
حضور محبوب عرض کر دو کسی کا یاں پر اداس رہنا

ہجر و فراق کی آنچ اتنی تیز ہے کہ اس نے میرے جسم و جان کو جھلس دیا ہے۔ ایسے میں بے بسی کے آنسو ہی میرے رفیق ہیں۔ میرے فلک پر میرا چاند بھی نظر نہیں آتا گھپ اندھیرا ہے۔ مدتیں گزر گئیں میرے آقا و مرشد نے جمال یار کا کچھ کچھ نشان تو چاند میں دیکھ لیا تھا۔ اور اسی سے بے کل ہو گئے تھے۔ اسی نسبت سے اس مادی چاند کو جب میں دیکھتا ہوں۔ تو اپنے "قمر" کے خیالات میں کھو جاتا ہوں۔

یہ پورا چاند ترساتا بہت ہے
کہ پھر وہ شخص یاد آتا بہت ہے

ان ساری مجبوریوں اور اداسیوں اور تنہائیوں کا علاج میرے بس میں ہے نہیں۔ قادر کریم ہی ہم پر ترس کھائے اور راہ کی روکیں اٹھائے تو اٹھائے۔

بقیہ صفحہ 5

دہی اور ان کی قرار واقعی گرفت بھی ہو۔ یہ ایک انقلابی فیصلہ و اقدام ثابت ہو۔ ملک و قوم، مفاد پرستی اور خود غرضیوں کے دلدل سے نکل کر سماجی انصاف، ترقی و تہذیب اور اعلیٰ قومی کردار کی اس شاہراہ پر چل نکلے جس کا خواب برصغیر کے مسلمانوں نے دیکھا تھا۔

بدعنوانیوں کی تیار فصل کو اب کٹ جانا چاہئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ قدرت قوموں کو بروقت فیصلوں اور عمل کا موقع دیتی ہے۔ جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، ملک و قوم کے محسن قرار پاتے ہیں اور قوم ایک نشاۃ ثانیہ سے بہرہ مند ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

ریاض محمود باجوہ

اخبارات ورسائل کے مفید اقتباسات

وفاقی بجٹ 99-1998ء

جناب جاوید اقبال صاحب اپنے ایک مضمون میں وفاقی بجٹ 99-1998ء کا جائزہ لیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"موجودہ بجٹ میں اندرونی اور بیرونی قرضہ جات و سود کی ادائیگی پر 275 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ کل اخراجات کا 45 فیصد ہیں اور کل آمدن کا 75 فیصد۔ یہ سودی معیشت کا وہ طمانچہ ہے جو ہمارے منہ پر مسلسل پڑ رہا ہے اور شدت سے پڑ رہا ہے۔ اس بار پھر 142 بلین روپیہ بیرونی قرضہ حاصل کرنے کا عندیہ ظاہر کیا گیا ہے۔ نتیجتاً اس سال ہمارے اندرونی قرضے 1128-ارب روپے اور بیرونی قرضے 27-ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں اور یہ دونوں ملا کر ہماری قومی آمدنی کا 84 فیصد کے برابر ہیں۔ یوں خود انحصاری کے نعرے لگانے والے وزیر اعظم کے چاروں طرف کشکول لٹکے ہوئے ہیں۔ ایک کشکول سر پر ہے جس میں بیرونی آقا کچھ ڈالتے رہتے ہیں۔ سیدھے ہاتھ میں اندرونی سرمایہ دار کچھ رقم تھما دیتے ہیں' بائیں ہاتھ میں خود انحصاری کا کشکول ہے اور عوام سے خیرات کی اپیل ہے اور گھٹنوں میں قرض اتارو ملک سنوارو کا کشکول دبا ہوا ہے۔ نہ جانے جھوٹ کی یہ "شریفانہ حکومت" کب تک چلے گی' اور عوام کب تک حقیقتوں سے بے خبر آنکھیں موندے جھوٹے نعروں کے سرابوں کے پیچھے بھاگتے رہیں گے۔ ایٹمی دھماکوں کے نتیجے میں معاشی پابندیوں کی باتیں بھی بناوٹی اور نمائشی ہیں۔ استعماری ادارے کبھی نہ چاہیں گے کہ ان کا عمل دخل پاکستان میں ختم ہو جائے۔ بلکہ ان کے استعماری ایجنٹ انہیں مزید جکڑ بندیوں میں پھنسا دیں گے اور پاکستان استعمار کا حصہ ہی رہے گا۔"

(ہفت روزہ "جسارت فرائیڈے اسپیشل" کراچی 26 جون 98ء ص 33)

کیلا اور سرطان

ماہنامہ "ہمدرد صحت" کراچی جون 98ء کے شمارہ میں صفحہ 34-35 پر کیلا اور سرطان کے عنوان سے ایک تازہ تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"السر کے لئے کیلے کے مفید ہونے کا انکشاف بہت پہلے ہو چکا ہے۔ برطانوی جریدے' نیو سائنٹسٹ میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق کیمبرج کے سائنس دانوں نے کچے کیلے کو سرطان کے لئے بھی مفید قرار دیا ہے۔ ان محققین نے بتایا ہے کہ دراصل نشاستے (اسٹارچ) سے بھرپور غذا بڑی آنت کو سرطان سے محفوظ رکھتی ہے اور اس اعتبار سے کیلا ایک نہایت موزوں غذا ثابت ہوتا ہے۔ کیلے کے علاوہ ابال کر ٹھنڈا کئے ہوئے آلو اور شکر قندی وغیرہ بھی سرطان کی اس قسم سے بڑا تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

کیمبرج کی اس تحقیقی جماعت نے اس سلسلے میں عالمی جائزہ لیا ہے۔ چنانچہ 12 ملکوں میں سرطان کا مطالعہ کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جن ملکوں میں کیلا خوب کھایا جاتا ہے وہاں سرطان قولون کی شرح ان ملکوں کے مقابلے میں بہت کم ہے جہاں کیلا اور اس جیسی نشاستے دار اشیاء کم استعمال ہوتی ہیں۔

.... ہری چھال والا کیلا جو سخت ہو' نشاستے کی وجہ سے بڑی آنت کے لئے مفد ثابت ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ کیرالا' گجرات اور مہاراشٹر وغیرہ میں جہاں اس کی وسیع کاشت ہوتی ہے' کچے کیلے بطور سبزی بھی استعمال ہوتے ہیں یعنی اس کا سالن تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بالخصوص کیرالا میں گدرے کیلے کے چپس بھی تیار کر کے استعمال کئے جاتے ہیں۔

ماہرین تغذیہ ابھی یہ طے نہیں کر سکے ہیں کہ ایک انسان کو روزانہ کتنا اسٹارچ کھانا چاہئے جب کہ وہ غذائی ریشے کی مقدار طے کر چکے ہیں جو 35 گرام روزانہ ہے۔

توقع ہے کہ اس صدی کے آخر تک نشاستے کی روزانہ درکار مقدار بھی متعین ہو جائے گی اور اس طرح صحیح مقدار میں نشاستہ کھا کر لاکھوں انسان قولون اور مقعد کے سرطان سے خود کو محفوظ رکھ سکیں گے۔ اس وقت تک ان کا مشورہ ہے کہ وہ کیلے کھائیے جن کی چھال ذرا ہری ہو۔

پارلیمنٹ کا حق

چوہدری رحمت علی صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "سبق پھر پڑھ" لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

"پاکستان میں مذہبی سیاسی جماعتوں کا کردار اور سیاسی عمل' جو مدت دراز سے مسلمانان پاکستان کے سامنے آچکا ہے وہ یہ ہے کہ یہ جماعتیں حدود اللہ اور منصوص احکام خداوندی کے نفاذ کے لئے اسمبلی اور سینٹ کی پیشگی منظوری کو ایک بنیادی شرط کے طور پر تسلیم کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے یہ جماعتیں ان اداروں کی ممبرشپ حاصل کرنے کی جدوجہد کو ضروری خیال کرتی ہیں۔ اس سلسلے میں ان جماعتوں کے ذمہ دار ان اداروں کی رکنیت اختیار کر کے پھر وفاداری کا حلف اٹھاتے ہیں۔ اس طرح اس باطل نظام کی تقویت کا سبب بھی بنتے ہیں۔ مذہبی ذمہ داروں کا یہ عمل اس بات کا مظہر ہے کہ یہ لوگ اسلام کے نفاذ کے سلسلے میں انسانوں کو یہ حق دیتے ہیں کہ وہ منصوص احکام خداوندی کے نفاذ کی منظوری دیں یا اسے موخر یا ملتوی کر دیں یا بالکل ہی مسترد کر دیں۔ جبکہ یہ بات بھی واضح ہے کہ ان اداروں کے ارکان کی اکثریت جہلاء' فساق و فجار پر مشتمل ہے...... اس طرح کا حق کسی حکمران کو دینا' کسی پارلیمنٹ کو دینا' یا کسی ادارے کے لئے اس حق کو تسلیم کرنا نہ صرف ناجائز' باطل اور معصیت ہے بلکہ یہ کھلا ہوا شرک فی الحاکمیت ہے۔ ایسے باطل اداروں اور ایسے نظام باطل میں شرکت گناہ عظیم ہے۔ ہم تمام مسلمانوں سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ مذہبی سیاسی جماعتوں کے اس ناجائز اور باطل کردار اور مشرکانہ عمل کی پر زور مذمت کریں۔ ان کا یہ عمل دراصل یہود و نصاریٰ کے فلسفہ اور حکمت عملی پر مبنی ہے جو اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والا ہے۔

مذہبی جماعتوں کے اس غلط کردار نے جو انہوں نے مغربی جمہوریت کے سایہ میں خصوصاً اس نظام کے انتخابی فلسفہ پر عمل کرتے ہوئے گزشتہ 51 برسوں سے ادا کیا ہے اب وہ بار بار ناکامیوں کے بعد ذلت و رسوائی کا نمونہ بن چکی ہیں۔"

(ماہنامہ "سبق پھر پڑھ" لاہور جون 98ء صفحہ 14 و 15)

مسنون طریقہ انقلاب

جناب چوہدری رحمت علی صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "سبق پھر پڑھ" لاہور اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اسلامی انقلاب محض وعظوں' تقریروں' درسوں' خطبوں' جلسے جلوسوں' کانفرنسوں' کارنر میٹنگوں' انتخابی دھندوں' ہرے پیلے لباسوں' روحانی اجتماعوں' چلّوں' صلوٰتوں' شب باشیوں' عرسوں' دعاؤں سے کبھی نہیں آتا۔ آتا ہے تو اسی طریقہ سے جو مکہ کی سرزمین میں چند نفوس قدسیہ نے اپنے ہادی ؐ کی راہنمائی میں اپنایا۔ مسنون طریقہ انقلاب مشقتوں' محنتوں' مشکلوں' مصیبتوں' مزاحمتوں' دشواریوں' سختیوں' دکھوں' تکلیفوں اور قربانیوں کی داستان ہے...... آج بھی اسلامی انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ زیر آسمان پھر وہ ادائیں' وہ فضائیں' وہ رونقیں' وہ طریقے' وہ سلیقے ایک حقیقت بن سکتے ہیں بشرطیکہ اللہ کے کچھ بندے وہی عزم و ارادہ لے کر میدان میں نکلیں کہ دنیا میں یا وہ رہیں گے یا کفر' ایسے انقلاب کے لئے کوئی لاکھوں افراد کی بھی ضرورت نہیں۔ سنت تو ظاہر ہے سینکڑوں کی ہے۔ ہاں البتہ یہ بے حد ضروری ہے کہ ایسے بہادر جنہیں مائیں' خال خال ہی جنتی ہیں۔ صبح شام پٹ رہے ہوں' کبھی سربازار تو کبھی سرِدار۔ خود وہ کسی پر ہاتھ نہ اٹھائیں۔ ان کا مطمح نظر ہر کہ ومہ اور دوست دشمن کی خیر خواہی ہو۔

ان کا مطلوب و مقصود ہر ایک کا بھلا ہو

(ماہنامہ "پیام" اسلام آباد جون 1998ء ص 45 و ص 51)

"بدعنوانیوں کی تیار فصل"

ماہنامہ "ہمدرد صحت" جون 1998ء اپنے اداریہ میں موجودہ ملکی صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

"کسی نے سچ کہا ہے کہ مسلمان یا تو صرف مسلمان ہوتا ہے' خالص خدا ترس' دیانت دار اور فرض شناس یا پھر وہ صرف شیطان ہوتا ہے' شرپسند' بدعنوان' بدکردار و ضمیر فروش۔

قیام پاکستان کے بعد عزم یہی تھا کہ یہ سرزمین' پاک لوگوں کی زمین ہوگی۔ جہاں انصاف ہوگا جہاں بے ایمانی نہیں ہوگی۔ ایک مسلمان کا خون دوسرے کے لئے حرام ہوگا۔ مساوات کا بول بالا ہوگا' بدعنوانیوں کی پرچھائیاں تک نہیں ہوں گی' لیکن عملاً ایسا نہیں ہوا بلکہ ہوس کے پروردہ اور سرپرست' دور غلامی کی طرح بدستور من مانی کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیئے گئے۔ ان پر کوئی قدغن نہیں لگائی گئی بلکہ ان کے لئے اسمبلیوں کے دروازے اسی طرح کھلے رکھے گئے جس طرح دور غلامی میں کھلے تھے۔ اقتدار کی کرسیاں حسب معمول انہی کو پیش کی گئیں۔ عربی کا مقولہ ہے کہ برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ پاکستان کے قیام سے صرف برتن بدلا تھا' اس میں وہی مشروب انڈیل دیا گیا جو انگریزی دور میں تیار اور استعمال ہوتا تھا۔ یعنی سازشوں' مکاریوں' عیاریوں' بدعنوانیوں' سفاکیوں' ضمیر فروشی اور خود غرضی کے خمیر سے تیار ہونے والی شراب اقتدار۔ یہی حرام و مہلک مشروب بہ ہر عنوان و ہر رنگ آج تک ٹپک رہا ہے۔ صرف رنگ و بو بدلنے کی کوششیں ضرور ہوئیں' مشروب پاک و حلال کی فراہمی کا کوئی اہتمام نہیں ہوا۔ چنانچہ ہماری صراحی سے آج بھی یہی شراب قطرہ قطرہ ٹپک کر رہے سے پاکستان کے وجود کو انتشار و ہلاکت سے قریب کر رہی ہے۔

کامیابی و ناکامی کا فیصلہ تو مستقبل ہی کرے گا' لیکن صوبہ پنجاب کے موجودہ مقتدر اعلیٰ کچھ "اچھا کام" کر دکھانے پر تلے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ایک ایسے وقت میں اذان دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے جب بدعنوانیوں' سازشوں' نسل پرستی' خود غرضیوں اور مفاد پرستی کے بتوں کی پرستش بہت بہت شدید ہو چکی ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں پنجاب کا تعلیم کا محکمہ فوج کے حوالے کر کے عشروں سے جاری بدعنوانیوں کا کھوج لگا کر اس کی بیخ کنی کا فیصلہ کیا ہے اور اب روزنامہ پاکستان کی خبر کے مطابق حکومت نے ملک بھر میں صحت کا شعبہ پاک فوج کے حوالے کر دیا ہے۔ حکومت کے اس فیصلے سے یقیناً اس شعبے کے بدعنوان اور قومی دولت لوٹنے والوں میں کھلبلی مچ گئی ہوگی اور انہوں نے اپنے پرانے روایتی اور آزمودہ سرپرستوں کی ہدایات کے مطابق اپنے تحفظ کے لئے بھاگ دوڑ بھی شروع کر دی ہوگی۔ ہم بدعنوانوں کی ان کاوشوں کی ناکامی کی خلوص دل سے دعا کرتے ہیں' کیونکہ بدعنوانیوں کے سرپرست' پاکستان میں مختلف لبادوں میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے پرچموں تلے اپنی خود غرضیوں اور مفاد پرستیوں کے تحفظ کے لئے جمع رہتے ہیں۔ ہماری سیاست کا یہ مزاج بن گیا ہے کہ اگر باپ کسی محاذ پر پٹتا ہے تو بیٹا دوسرا محاذ کھول کر اسے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

ہماری یہ دعا بھی ہے کہ قادر مطلق پاک فوج کو پاک نیتی کے ساتھ یہ فرائض ادا کرنے میں اس کا معین و مددگار ہو۔ جذبہ حب الوطنی اسے حوصلہ اور ہدایت عطا کرے اور خامیوں کی صحیح نشان

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطاء المنان طاہر

سیٹلائیٹ سسٹم

مواصلاتی سیاروں کے استعمالات

○ مواصلاتی سیارے دراصل ایک Reflector کا کام کرتے ہیں۔ یعنی جس طرح آئینے کے ذریعے روشنی منعکس کرکے دوسری جگہ ڈالی جاسکتی ہے۔ بالکل اسی طرح مصنوعی سیارہ بھی نشریاتی اسٹیشنوں سے سگنلز موصول کرکے دوبارہ زمین کی طرف نشر کر دیتا ہے۔ اس خوبی کی وجہ سے اس کو کئی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ چند اہم استعمالات درج ذیل ہیں۔

1۔ ریڈیو (Radio)

2۔ ٹیلی ویژن (Tele Vision)

3۔ ٹیلی فون (Telephone)

4۔ فیکس (Fax)

5۔ ای۔ میل (E-mail)

6۔ انٹرنیٹ (Internet)

ریڈیو اور ٹیلی ویژن

○ ریڈیو اگرچہ بیسویں صدی کے آغاز میں ایجاد ہو چکا تھا۔ اور مارکونی Guglielmo Marconi (1874-1934) بغیر تار کے پیغام پہنچانے کے تجربات کر چکا تھا لیکن پوری دنیا میں بیک وقت پیغامات پہنچانے کا انتظام گلوبل کمیونیکیشن سسٹم کے آغاز سے قبل ممکن نہ تھا۔ مواصلاتی سیاروں کے ذریعے ریڈیو کی لہروں کو دنیا کے ایک تہائی حصے پر پھیلایا جاسکتا ہے اور ان سیاروں کی مدد سے قریباً پوری دنیا کو Cover کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح پر ٹیلی فون اور فیکس بھی مواصلاتی سیارچوں کے ذریعے ایک ملک سے دوسرے ملک تک پہنچتی ہیں۔ لیکن یہ سب کُچھ پل جھپکنے سے پہلے ہو جاتا ہے۔ اور ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔

نشریات کی براڈکاسٹنگ اور وصولی کا طریق کار

○ مصنوعی سیارہ بنیادی طور پر ایک ریفلیکٹر Reflector کا کام کرتا ہے۔ یعنی جس طرح ایک آئینے سے روشنی کو منعکس کرکے دوسری جگہ ڈالا جاسکتا ہے بالکل اسی طرح مصنوعی سیارہ بھی نشریاتی اسٹیشنوں (Broad Casting) سے موصول ہونے والے سگنلز کو وصول کرکے دوسری فریکوئنسی (Frequency) میں زمین کی طرف نشر کر دیتا ہے۔ یہ سگنلز ڈش انٹینا وصول کرتا ہے اور ریسیور پھر ان سگنلز کو T.V. کی صلاحیت کے مطابق کرتا ہے اور پھر T.V ان نشریات کو ہم تک پہنچا دیتا ہے۔

نشریاتی سٹیشن (ٹی۔ وی سٹیشن) سے سگنلز کو ارضی سٹیشن یعنی Earth Station پر ایک ٹرانسمیٹر اور ڈش انٹینا کے ذریعے 5.9 سے 6.9 گیگا ہرٹز (Gega Herts) میں "C" بینڈ میں سیٹلائٹ کی طرف نشر کیا جاتا ہے "C" بینڈ کے علاوہ L' K' Ku اور S بینڈ بھی استعمال کئے جاتے ہیں اور ہر بینڈ کی فریکوئنسی (Frequency) الگ ہوتی ہے۔ سیٹلائٹ کی طرف نشریات بھجوانے کا یہ عمل اپ لنک (Up Link) کہلاتا ہے۔ سیٹلائٹ ان سگنلز کو وصول کرکے دوسری فریکوئنسی میں زمین کی جانب نشر کر دیتا ہے۔ اس عمل کو (Down Link) کہتے ہیں۔

وہ جگہ یا مقام جہاں سے ٹی وی نشریات کو مصنوعی سیارے کی طرف نشر کیا جاتا ہے ارضی سٹیشن (Earth Station) کہلاتا ہے۔ یہ ایک جگہ فکس بھی ہو سکتا ہے اور کسی گاڑی وغیرہ پر بھی لگ سکتا ہے۔ ہمارا لندن میں M T A کا ارضی سٹیشن ایک وین پر نصب ہے۔ جس کو بوقت ضرورت دوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہی وین Van اسلام آباد لے جائی جاتی ہے اور وہاں سے وہ سیارے کے ساتھ رابطہ کرکے نشریات بھیجتی ہے۔

نشریات کی وصولی

○ گھروں میں براہ راست مصنوعی سیاروں سے نشریات وصول کرنے کے طریق کو T.V.R.O سسٹم کہا جاتا ہے۔ یہ نظام بنیادی طور پر مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے۔

1۔ ڈش انٹینا (Dish Antenna)

2۔ ایل۔ این۔ بی۔ (L.N.B)

3۔ فیڈ ہارن (Feed Horn)

4۔ کیبلز (Cables)

5۔ ریسیور (Reciever)

6۔ ٹیلی ویژن (Television)

ڈش انٹینا

○ یہ ایک پیالہ نما انٹینا ہے جو 18 انچ قطر سے لے کر 30 فٹ قطر تک کا ہو سکتا ہے۔ سائنسی زبان میں اسے پیرابولک ریفلکٹر انٹینا یعنی Parabolic Reflector Antenna کہتے ہیں۔ یہ مصنوعی سیارے سے نشر شدہ سگنلز کو جمع کرتی ہے اور فیڈ ہارن کی طرف منعکس کر دیتی ہے جو ان سگنلز کو اصل انٹینا کو فراہم کرتا ہے یہ اصل انٹینا فیڈ ہارن کے اندر ہوتا ہے۔ مختلف سیارے مختلف طاقتوں کے سگنلز نشر کرتے ہیں اور انہی طاقتوں کی نسبت سے ڈشوں کے سائز مختلف ہوتے ہیں۔ سٹار ٹی وی کے پروگرام کے لئے ڈش کا سائز 4 فٹ سے 6 فٹ ہوتا ہے۔ جبکہ عرب سٹیشنوں کے لئے ڈش کا سائز 12 فٹ سے 15 فٹ ہونا چاہئے۔

ڈس انٹینا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک جالی والی ڈش اور دوسری سالڈ ڈش جالی والی ڈش میں سے ہوا گذر جاتی ہے اس لئے اندھیری وغیرہ کی صورت میں یہ گرتی نہیں۔ جبکہ کارکردگی کے لحاظ سے سالڈ ڈش بہتر ہوتی ہے کیونکہ یہ تمام تر سگنلز کو ریفلیکٹ کرکے فیڈ ہارن تک پہنچادیتی ہے۔

فیڈ ہارن

○ فیڈ ہارن ایک ایلومونیم کا پرزہ ہوتا ہے جس کے اوپر ایل۔ این۔ بی لگائی جاتی ہے۔

ایل۔ این۔ بی

○ ایل۔ این۔ بی مخفف ہے انگریزی کے اس جملے کا۔

(Low Noise Block Down Converter)

یہ ایک ایسا آلہ ہے جو سیٹلائٹ سے موصول ہونے والے سگنل کی قوت کو بڑھاتا ہے اور فریکوئنسی کو کم کرتا ہے۔ موصول ہونے والے سگنل مائیکروویوز میں ہوتے ہیں۔ ایل۔ این۔ بی ان سگنل کو Low Frequency Signals میں تبدیل کر دیتی ہے۔ ایل۔ این۔ بی مختلف ماڈلز میں دستیاب ہے جو کہ K 25 (یعنی 25 کیلون) سے 40 کیلون تک کی ہوتی ہے۔ 25 کیلون کی LNB سب سے اچھی ہوتی ہے۔ اور خاصی مہنگی ہوتی ہے۔

ایل۔ این۔ بی اب مختلف شکلوں میں آرہی ہیں۔ لیکن کارکردگی کا انحصار کیلون پر ہوتا ہے ظاہری شکل پر نہیں۔

ایل۔ این۔ بی کو ڈش کے عین وسط میں نقطہ ارتکاز پر نصب کیا جاتا ہے۔

کیبلز (تاریں)

○ ڈش انٹینا جو سگنل وصول کرتا ہے ان کو ایل۔ این۔ بی کی طرف منعکس کر دیتا ہے۔ ایل۔ این۔ بی سے ریسیور تک سگنل پہنچانے کا فریضہ تاریں Cables سرانجام دیتی ہیں۔ یہ خاص قسم کی تاریں ہوتی ہیں جن کو Co.Axial کہتے ہیں۔ یہ تاریں اچھی قسم کی بھی ہوتی ہیں اور ہلکی کوالٹی کی بھی۔ بہترین رزلٹ کی خاطر اعلیٰ کوالٹی کی تاریں استعمال کرنی چاہئیں۔ اور ایل۔ این۔ بی سے لے کر ریسیور تک درمیان میں کوئی جوڑ نہیں ہونا چاہئے تاکہ سگنل ضائع نہ ہوں۔

ریسیور

○ ریسیور سے مراد وہ سیٹ ہے جو سیٹلائٹ سے موصول ہونے والے سگنلز کو ٹی۔ وی کی فریکوئنسی کے مطابق کرتا ہے۔

مختلف اقسام کے سیٹلائٹ ریسیورز:

طریقہ عمل کے لحاظ سے سیٹلائٹ کی دو اقسام ہیں۔

1۔ ریموٹ کنٹرول ریسیور (Remote Control)

2۔ مینول ریسیور (Manual Reciever)

ریموٹ کنٹرول ریسیور استعمال کے لحاظ سے مفید اور آسان ہے اور اس میں سہولت ہے۔ ایک مرتبہ مطلوبہ چینلز کو سیٹ کر لیا جاتا ہے اور پھر ریموٹ کنٹرول سے ہی اس کو اپریٹ کیا جاتا ہے۔ اس ریسیور میں 100 چینلز تک سٹور کر سکتے ہیں۔ بلکہ بعض جدید ریسیورز میں 300 چینل بھی سٹور کئے جاسکتے ہیں۔ اس کی سہولت یہ ہے کہ آپ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے چینل تبدیل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح آڈیو یا وڈیو فریکوئنسی بھی تبدیل کر سکتے ہیں۔ ریموٹ کنٹرول ریسیورز بنانے والی بہت سی کمپنیاں ہیں جو زیادہ سے زیادہ سہولیات مہیا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ہم بعض مخصوص چینلز کو لاک بھی کر سکتے ہیں۔ اسی طرح بعض ریسیورز میں آواز کم یا زیادہ کرنے کی سہولت بھی فراہم ہوتی ہے۔

2۔ مینول سیٹلائٹ ریسیور Manual Satellite Receiver

مینول ریسیور کو ریموٹ کنٹرول کی بجائے براہ راست ہاتھ سے روبہ عمل کیا جاتا ہے۔ عمل کے لحاظ سے دونوں اقسام میں خاص فرق نہیں۔ البتہ کارکردگی گنجائش اور سہولت کے لحاظ سے ریموٹ کنٹرول ریسیور بہتر ہے۔ لیکن سستا ہونے کی وجہ سے پاکستان اور ہندوستان میں مینول ریسیور کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ اگر صرف ایک ہی چینل دیکھنا مقصود ہو تو یہ ریسیور بہتر ہے۔ احمدیوں نے کیونکہ M T A کے علاوہ اور کوئی چینل نہیں دیکھنا ہوتا اس لئے اگر مینول ریسیور بھی لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اس ریسیور میں مختلف چینل بدلنے کے لئے ناب (Knob) گھمانا پڑتی ہے۔ اسی طرح آڈیو ایڈجسٹمنٹ کے لئے بھی ناب ہی کو گھمانا پڑتا ہے۔ عملاً تو یہ بھی ڈش کے ذریعہ ویوز موصول کرکے ان کو ٹی۔ وی کے لئے موزوں بناتا ہے۔ محض سہولیات میں فرق ہے۔ مینول کو آسان اور سستے طریق سے بنایا جاتا ہے۔ اور بہت سے لوکل دوکاندار بھی مینول ریسیور Manual Receiver تیار کرتے ہیں۔ جو ایک ہزار روپے تک مل جاتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی دعائیں

جماعتی تقاریب کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جو دعا کرواتے ہیں اس میں بھی پوری دنیا کے احمدی شریک ہو جاتے ہیں اور یہ دعا زمان و مکان کے ہر ذرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ زمین کے ہر خطہ سے ایک ہی وقت میں اٹھنے والی دعائیں حیرت انگیز انقلاب برپا کر رہی ہیں۔

چشم فلک نے پہلی بار یہ دیکھا ہے
لاکھوں ہاتھ اک ساتھ دعا کو اٹھتے ہیں
ایک مسیحا ہاتھ ہے سب کی نبضوں پر
ایک اشارے پر سب بیٹھتے اٹھتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو 16- اگست کو ہوگا

○ مجلس مشاورت کا فیصلہ ہے کہ

"ہر ضلع کی جماعت 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے" امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ اس سلسلہ میں خطبات جمعہ اور دیگر ذرائع سے جماعت کے ذہین۔ ہونہار۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اور اپنی کوشش کے نتیجہ سے بھی مطلع فرمائیں۔

داخلہ کے لئے خصوصی ہدایات

○ 1۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو 16۔ اگست 1998ء بروز اتوار بوقت 7 بجے صبح ہو گا۔ امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (45 فیصد نمبر) اور عمر 17 سال یا اس سے کم ہو۔ ایف اے ایف ایس سی کے لئے 19 سال کی حد مقرر ہے۔

2۔ مورخہ چھ اگست تک امیدوار کی درخواست مکرم امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے بذریعہ ڈاک یا دستی وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئے۔ درخواست آنے پر اور میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع ملنے پر ہی انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔

3۔ امیدواران روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ قرآن کریم صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ امتحان کے نتیجہ وغیرہ کی اطلاع دیتے وقت وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ "ماہ جولائی 98ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "رسول اللہ کی باتیں" مقرر ہے زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔"

ولادت

○ مکرم محمود احمد طلحہ صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-7-16 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام مسعود احمد طلحہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے اور مکرم محمد سلیم صاحب زعیم انصار اللہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد کا پوتا اور مکرم مبارک احمد صاحب خالد مینیجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ سعادت مند۔ والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد صاحب 20- جولائی 1998ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ انہیں 18- جولائی کو برین ہیمبرج ہوا تھا۔ مرحوم الفضل کے مستقل مضمون نگاروں میں سے تھے۔ ان کا جنازہ اور تدفین اسی روز لاہور میں ہوئی۔

احباب جماعت سے ان کی مغفرت کی درخواست ہے۔

داخلہ برائے فسٹ ایئر

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج برائے خواتین ربوہ نے داخلہ فارم دینے شروع کر دیئے ہیں۔ تمام امیدواروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کالج ہذا سے مورخہ 98-7-28 تک فارم لے کر جمع کروائیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 98-7-28 تک ہے۔

پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج ربوہ

درخواست دعا

○ مکرم سعید احمد بٹ آف خیرپور عرصہ 6 ماہ سے مسلسل علیل ہیں علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 3

ان کو حرم کی حد میں مل گئے اور انہوں نے سمجھا کہ اگر ہم نے ان کو زندہ چھوڑ دیا تو یہ مکہ والوں کو جا کر خبر دیں گے اور ہم مارے جائیں گے انہوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ اور ان میں سے ایک لڑائی میں مارا گیا۔ جب یہ خبریں دریافت کرنے والا قافلہ مدینہ واپس آیا، تو پیچھے پیچھے مکہ والوں کی طرف سے بھی ایک وفد شکایت لے کر آیا کہ انہوں نے حرم کے اندر ہمارے دو آدمی مار دیئے ہیں جو لوگ حرم کے اندر محمد رسول اللہ ﷺ پر ظلم کرتے رہتے تھے ان کو جواب تو یہ ملنا چاہئے تھا کہ تم نے کب حرم کا احترام کیا کہ تم ہم سے حرم کے احترام کی امید رکھتے ہو۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ جواب نہ دیا بلکہ فرمایا۔ ہاں بے انصافی ہوئی ہے کیونکہ ممکن ہے اس خیال سے کہ حرم میں وہ محفوظ ہیں، انہوں نے اپنے بچاؤ کی پوری کوشش نہ کی ہو۔ اس لئے آپ لوگوں کو ان کا خون بہا دیا جائے گا۔ چنانچہ آپؐ نے قتل کا وہ فدیہ جس کا عربوں میں دستور تھا ان کے ورثاء کو ادا کیا۔

جذبات کا احترام

اپنے تو اپنے غیروں کے جذبات کا احترام بھی آپؐ بہت زیادہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک یہودی آپؐ کے پاس آیا اور اس نے آ کے شکایت کی کہ دیکھئے حضرت ابوبکرؓ نے میرا دل دکھایا ہے۔ اور کہا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے موسیٰ سے افضل بنایا ہے اس بات کو سن کر میرے دل کو تکلیف پہنچی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو بلا کر ان سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا، یا رسول اللہ اس شخص نے ابتداء کی تھی اور کہا تھا کہ میں موسیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے ساری دنیا پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے موسیٰ سے افضل بنایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ دوسروں کے جذبات کا احترام کرنا چاہئے مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپؐ اپنے آپ کو موسیٰ سے افضل نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ مطلب یہ تھا کہ یہ فقرہ کہنے سے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو خدا نے موسیٰ پر فضیلت عطا فرمائی ہے یہودیوں کے دلوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (دیباچہ)

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 247 تا 255)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31687 میں بشارت احمد ولد مولوی محمد عبداللہ قوم جات گولہن پیشہ پنشنر عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلطانپورہ لاہور حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 9 گلی نمبر 29 سلطان پورہ لاہور مالیتی۔/500000 روپے۔ 2۔ نقد رقم بصورت سپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ ٹمکس ڈیپازٹ / بینک بیلنس۔/2308806 روپے۔ 3۔ بینک میں فارن کرنسی اکاؤنٹس۔/1100 £ اور D M 16126۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/D M 440 ماہوار بصورت سوشل ہیلپ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشارت احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 صادق محمد طاہر جرمنی گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد ولد منور احمد جرمنی۔

مسل نمبر 31688 میں مقبول احمد بھٹی ولد رشید احمد بھٹی پیشہ Service Assolliate Coustomer عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 $ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 98-1-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مقبول احمد بھٹی اورنگی ٹاؤن کراچی حال جرمنی گواہ شد نمبر 1 قاضی عزیز احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 مشتاق احمد جرمنی۔

مسل نمبر 31689 میں رشید احمد ولد غلام محمد قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 131- K برقبہ 150 مربع گز واقع اورنگی ٹاؤن کراچی مالیتی۔/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400 مارک ماہوار بصورت سوشل الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 قاضی عزیز احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 مشتاق احمد جرمنی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 21-جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 24 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 سنٹی گریڈ
22-جولائی غروب آفتاب 7-14
23-جولائی طلوع آفتاب 5-15

عالمی خبریں

بھارت اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کے پہلے دور میں اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ امریکی نمائندہ مسٹر ٹالبوٹ سے مذاکرات کے دوران بھارت نے کہا کہ ہم اپنے معاملات اپنی ترجیحات کے مطابق طے کریں گے۔ ایٹمی طاقت بننا ہمارا حق ہے۔ ہمارے پڑوسی پریشان نہ ہوں۔

ایران نے افغان پناہ گزینوں کو 10 روز میں ایران چھوڑنے کا حکم دیا ہے بی بی سی نے بتایا ہے کہ ایران میں غیر قانونی طور پر مقیم افغان باشندوں کو ٹرکوں پر لاد کر زبردستی افغانستان میں دھکیلنا شروع کر دیا گیا ہے۔

دہلی میں سرکاری ہسپتالوں کے 70 ہزار ملازمین نے تنخواہوں میں اضافے اور جلد ترقی حاصل کرنے کے لئے ہڑتال کر دی۔

بھارت نے کرناٹک کے صوبے میں "سی برڈ" کے نام سے ملک کا سب سے بڑا بحری اڈہ تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس منصوبے سے بھارت بحیرہ عرب پر اپنا تسلط قائم کر سکتا ہے۔

امریکہ کے سفیر متعینہ بھارت نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے خلاف صرف پابندیاں کافی نہیں۔ جنوبی ایشیا میں اسلحہ کی دوڑ شروع ہونے کا خطرہ ہے۔

اسرائیل اور فلسطین کے درمیان تین گھنٹے تک بات چیت ہوئی جس کے بعد طے کیا گیا کہ مذاکرات جاری رہیں گے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ یہ مذاکرات اسرائیل پر سخت امریکی دباؤ کا نتیجہ ہیں۔

بھارت کے وزیر داخلہ کے ایل ایڈوانی نے کہا ہے کہ پاکستان کے تربیت یافتہ کشمیری مجاہدین کو آئندہ سخت سزا دیں گے۔ علیحدگی کی تحریک کو کچلنے کے لئے "فارنرز ایکٹ" میں ترمیم کے لئے بل پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔ پاکستان میں بھی بیرونی مداخلت کاروں کو پھانسی دینے کا قانون موجود ہے۔

سربوں اور کسووو کے البانوی مسلمانوں کے درمیان جنگ کے بعد سربوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے کسووو کے اہم علاقے پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنگ تیز ہونے کے بعد مسلمانوں کی البانیہ کی طرف نقل مکانی بڑھ چکی ہے۔

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے خبر دی ہے کہ بھارت کے پاس 100 ایٹم بم بنانے کا پلوٹونیم موجود ہے۔ عالمی دباؤ کے باوجود بھارت ایٹمی اور میزائیل پروگرام جاری رکھے گا۔

بنگلہ دیش میں سیلاب نے تباہی مچادی۔ 90۔ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔

کمبوڈیا میں بدھ راہبوں نے ملک میں امن کی بحالی کے لئے مارچ کیا اور دعائیں کیں۔ ملک میں حالیہ الیکشن میں سخت خونریزی ہوئی۔ الیکشن کے نتائج کا اعلان یکم اگست کو ہو گا۔

بھارت کی با اثر سیاستدان خاتون جے للیتا نے بھارت کی وفاقی حکومت کو الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر کرناٹک اور تامل ناڈو کے درمیان پانی کا مسئلہ حل کرے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

کراچی میں دہشت گردی کا سلسلہ جاری ہے۔ دہشت گردوں نے سڑک کے کنارے پر کھڑے شہریوں پر فائرنگ کر دی جس سے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ واقعہ اورنگی میں پیش آیا۔ تین افراد زخمی ہوئے جبکہ دہشت گرد گولیاں برسا کر فرار ہو گئے۔ علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ لوگ گھروں میں دبک گئے۔ علاقے میں رینجرز اور پولیس کے گشت میں اضافہ کر دیا گیا۔ دو مذہبی رہنماؤں کے قتل کے باعث شہر میں کشیدگی پھیلی ہوئی ہے۔ سنی تحریک نے قاتل گرفتار نہ ہونے پر سنگین نتائج کی دھمکی دے دی۔

کراچی میں امن و امان کی ذمہ داری گورنر کو دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت اطمینان بخش کارکردگی نہیں دکھا سکی۔ وفاقی وزارت داخلہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف بلاامتیاز آپریشن ہو رہا ہے۔

امریکی نمائندے کی آمد پر پاکستان کے دفتر خارجہ نے اپنی شرط پیش کر دی ہے کہ پہلے کشمیر کا مسئلہ حل کرایا جائے اس کے بعد سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرائے جائیں۔ دفتر خارجہ نے کہا کہ جوہری ہتھیاروں کی تیاری کا آپشن ترک نہیں کریں گے۔ ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے کی باتیں خواب و خیال ہیں۔

ایٹمی دھماکوں کے بعد پاکستان میں منعقد ہونے والی اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس ملتوی کرانے کے لئے امریکی دباؤ مسترد کر دیا گیا۔ سیکرٹری خارجہ نے وزیراعظم کو امریکہ کی خواہش سے آگاہ کیا لیکن وزیراعظم نواز شریف نے تیاریاں جاری رکھنے کا حکم دیا۔ تاریخ کے تعین کے لئے تمام رکن ممالک کو درخواست بھجوا دی گئی ہے۔ کانفرنس اگست میں ہونے کا امکان ہے۔

گوجرانوالہ بورڈ کے میٹرک کے نتائج کا تناسب 46 فیصد رہا۔

احتساب بنچ نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری سمیت تمام ملزمان ضمانتوں کے لئے درخواست دیں ورنہ ان کو جیل بھجوا دیا جائے گا۔

جئے سندھ ترقی پسند پارٹی اور ایم کیو ایم کے درمیان سندھ کے وسیع تر مفاد میں کالاباغ ڈیم' این ایف سی ایوارڈ اور مردم شماری کے معاملوں پر تعاون کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بند کمرے میں تین گھنٹے تک مذاکرات ہوتے رہے۔ جئے سندھ کے رہنماؤں نے ایک گھنٹے تک ٹیلی فون پر الطاف حسین سے ملاقات کی۔ بعد ازاں طے پایا کہ جئے سندھ پارٹی سندھو دیش کا اور ایم کیو ایم کراچی کا معاملہ اٹھائے گی۔

پنجاب میں میڈیکل سٹوروں کی ہڑتال ہوئی۔ صرافہ مارکیٹیں چوتھے روز بھی بند رہیں۔ یہ ہڑتالیں ڈرگ پالیسی اور سیلز ٹیکس کے خلاف کی جا رہی ہیں۔ 300 سے زیادہ تاجر تنظیموں کی اپیل پر کراچی سمیت ملک بھر میں سیلز ٹیکس کے خلاف ہڑتال ہوئی۔ دکانیں بند رہیں۔

مسٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ نواز شریف کے آخری دن ہیں۔ وہ نومبر سے پہلے چلے جائیں گے۔ وزیراعظم اتنی بے وقوفیاں کر رہے ہیں جو مغل بادشاہوں نے بھی نہ کی ہوں گی۔

فیصل آباد کے ایس پی علی محمد بلوچ کے قاتل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ قتل کی وجہ ان کی شادی بنی جو وہ چند دنوں میں کرنے والے تھے۔ یہ قتل دہشت گردی نہیں قرار دیا جا رہا۔

فیصل آباد میں اشتہاریوں نے فائرنگ کر کے پولیس کی حراست سے اپنے ساتھی چھڑا لئے۔ مقابلے میں ڈی ایس پی اور گن مین زخمی ہو گئے۔

وفاقی محتسب کے ڈائریکٹر جنرل بابر علی مرزا کو سخت حفاظتی انتظامات میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ وہ دہشت گردوں کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے تھے۔

ایمرجنسی کے بارے میں سپریم کورٹ میں دائر رٹ میں فاضل عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ پارلیمنٹ صدارتی حکم کی قانونی حیثیت تبدیل نہیں کر سکتی۔

گورنر سٹیٹ بینک نے کہا ہے کہ فارن کرنسی کا غیر قانونی کاروبار کرنے والے گرفتار ہو سکتے ہیں۔ لائسنس نہ لینے والے منی چینجرز کو جرمانے عائد کئے جائیں گے۔

عوامی ٹریکٹر سکیم ریفرنس میں بے نظیر بھٹو کی دوبارہ طلبی کا نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔

وائس آف جرمنی نے ایک پاکستانی انگریزی اخبار کی خبر نشر کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بعض اراکین قومی اسمبلی اپنی قیادت تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ خبر غلط ہے کہ تمام ارکان نواز شریف پر اعتماد رکھتے ہیں۔

چشتیاں میں سپاہ صحابہ کے تین کارکنوں کو 3 سال قبل تحریک جعفریہ کے دو افراد کو قتل کرنے کے الزام میں سزائے موت سنائی گئی ہے۔

ملک بھر میں اکثر مقامات پر شدید بارش اور آندھی سے موسم ٹھنڈا ہو گیا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ایئر کولر • ایئر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
7223347-7239347-7354873

نئے و پرانے امراض کی بفضل خدا کامیاب علاج گاہ
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور فون 211186
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی ڈاکٹر سرور کریم بھٹی
پریکٹیشنر از 1936ء کوالیفائیڈ ہومیو پیتھ
فون یا خط کے ذریعے بھی مشورہ کر سکتے ہیں

مکان برائے فروخت
ایک مکان واقع دارالصدر غربی - دو کمرے اٹیچ باتھ' لاؤنج' ڈرائنگ' ڈائننگ
صحن - آرام دہ نقشہ رقبہ 12½ مرلے
برائے فروخت ہے۔
بجلی' گیس' میٹھا پانی' 60 فٹ سڑک فرنٹ
رابطہ کیلئے: محمد سلیم احمد
212708

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
آفس: 212764
گھر: 211379

بیتہ بیرون